سلاطین مغلیہ نے ہندو اہل علم کی بعینہٖ وہی قدر کی جو مسلمان فضلا کے ساتھ کیا۔ شیر شاہ، سلیم شاہ، اکبر، شاہ جہانگیر شاہجہاں۔ محمد عادل شاہ۔ اورنگ زیب عالمگیر وغیرہ بادشاہوں نے ہندو علما کو قدر و منزلت میں مسلمانوں کے دوش بدوش رکھا اور انھیں بڑے بڑے خطابات عطا کئے۔ ان کے فضل و کمال کی وجہ سے وظیفے اور جاگیریں دیں۔ خود ایک ہندو لالہ راجپت رائے لکھتے ہیں کہ شیر شاہ۔ اکبر۔ جہانگیر اور شاہجہاں جیسے حکمرانوں کے دربار میں ہندوؤں کو ملک کے سب سے بڑے عہدے ملتے تھے وہ صوبوں کے گورنر بنتے افواج کے کمانڈر ہوتے اضلاع کے حاکم مقرر کئے جاتے سیاسی اور اقتصادی نقطۂ نگاہ سے مسلمانوں کی حکومت ہندوستانیوں کی حکومت تھی۔" سب سے زیادہ مغل بادشاہوں میں جو بادشاہ مطعون ہندو ہے وہ عالمگیر جیسا زاہد، پابند شرع، غیر جانبدار عدل و انصاف کا دلدادہ بادشاہ ہے اگر معترضین اور مورخین کے بہتانوں اور الزاموں میں حق و صداقت کی کسی قدر آمیزش ہے تو ان کے پاس اس کا کیا جواب ہے کہ عالمگیر کے دربار میں ۶۷ ہندو امرا ہفت ہزاری شش ہزاری پنج ہزاری و چہار ہزاری اور اس سے کم و زائد عہدوں پر گامزن تھے یقیناً تسلیم کرنا پڑیگا کہ اور سلاطین کی طرح عالمگیر بھی ہندوؤں کا سچا خیر خواہ اور ان کو امور سلطنت میں شریک کرنے والا تھا۔ اسے ہندو سے ذرا بھی نفرت اور دشمنی نہ تھی۔ مشہور ہے ؎

خوشتر آں باشد کہ سرِ دوستاں　+　گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

اسلئے ایک انگریز مورخ مسٹر جیمس کی شہادت کو تحریر کرکے مضمون ختم کر دیا جاتا ہے وہ "برٹش انڈیا" میں لکھتے ہیں "مغلوں نے ہندوستان پر اس طرح حکومت نہیں کی کہ انھوں نے ہندوستان کو غیر ملک خیال کرکے اپنے اصلی ملک کی ترقی و بہبود کا ذریعہ اسے قرار دیا ہو۔ بلکہ ہندوستان کو اپنا ملک تصور کیا اسی وجہ سے انکا تعلق ہندوستان سے اتنا قریب ہوگیا جتنا کہ شخصی حکومت میں بادشاہ کو اپنی رعایا سے ہونا چاہیئے۔ ہندوؤں کے ساتھ مغلوں کا برتاؤ اپنے ہم وطنوں کی طرح تھا۔"

مجاہد

(جناب۔ ایم۔ ایس۔ آزاد صاحب)

اٹھ مرد مجاہد اٹھ! محشر کو جگانا ہے　　پھر صفحۂ گیتی سے ظلمت کو مٹانا ہے
رحمت کی گھٹا بن کر آفاق پہ چھانا ہے　　بدعت کے نشیمن پر بجلی کو گرانا ہے
ہر رندِ ازل کو پھر صہبائے حقیقت کے　　اک ساغرِ رنگیں سے مدہوش بنانا ہے
جس نور سے روشن ہے کاشانۂ دل تیرا　　اس نور کے جلووں کو ملت کو دکھانا ہے
تلوار کے سائے ہیں رعنائیِ جنت کا　　اک بار تماشا پھر مسلم کو دکھانا ہے
ہیں برق کے کاشانے ابتک تری تلواریں　　یہ زندہ حقیقت پھر غیروں کو بتانا ہے
پھر ظلم و تعدی کی ہر قوتِ باطل کو　　اس صفحۂ گیتی سے اک لخت مٹانا ہے
مظلوم کی آہوں میں ہوتا ہے اثر اب بھی　　یہ اصل حقیقت پھر دنیا کو جتانا ہے
مغرور سروں میں جو ہنگامے ہیں باطل کے　　تلواروں کی نوکوں سے ان کو بھی دبانا ہے
دریائے حوادث میں ہر ڈوبتی کشتی کو　　پھر امن کے ساحل پر لیجاکے لگانا ہے

اُٹھ مرد مجاہد اُٹھ! ہنگامہ کو پیدا کر
آئینۂ حق ہوکر فطرت کو ہویدا کر